

القواعد

مبتداء و ثիہر

تعريف :-

مبتدأ و ماسم ہوتا ہے جس کے
بارے میں کوئی خردی جاتی ہے جس سے حملہ کی استاد ہو۔

مثالیں :-

- "الولد" میخواهد -

لڑکا ہنتی ہے۔

یہاں "الولد" مبتدا ہے کیونکہ اسی کے بارے
میں بارہ کی جاری ہے۔

قواعد :-

یہ لمحہ معرفہ ہوتا ہے، جیسے

اسم علم، فہری، یا معرفہ بالفلاام -

حالہ رفع (لف یا صر) میں ہوتا

ہے، یعنی آخر میں فن (فن) یا تنویں

نم آتی ہے۔

ثیہر

تعريف :-

خر و حشر ہوتا ہے جو مبتدا

کے متعلق کوئی بارہ یا اطلاع دیتا ہے۔

یہ مبتداء کی صفت، حالت یا ایفیت بتتا ہے۔

اللهم مُحَمَّدٌ جَرِيَّةٌ كَبِيرَةٌ لِلْوَلَدِ (الثُّرَّا)

كُوَفَّتْ سَلَكَ كَرْدَانَى

خبر کی اقسام :

خبر تبل طرح کی بھی ہے۔

خبر عفرد یعنی ایک ایسی اصطلاح کی متعلق ہو۔

لعن الطائب ذکری۔ (ما بعلم ہو شمار لے)۔

خبر حملہ یعنی نہ معلم حملہ ہو۔

الظائب نشست الڈوشن۔ (ما بعلم بیوق لکھ رہا ہے)۔

خبر شر حملہ یعنی خبر صرف حار + اسمہ با

طرف + اسم کی ستکل صیل ہو۔

النکایت علی، المراقبۃ۔ (کتاب عنہ لم ہیں)

مثالیں ہے۔

الله رَحِيمٌ -

السیادۃ شریفۃ -

العلیٰ یافتہ اخلاق اکٹاب -

العقل یافتہ فی الکدر ریۃ -

الرُّحْلَانِ فِی الْأَنْتَ -

الْعَقْلُ عَنْ الْأَنْتَ -

السَّارَةُ اقْلَامُ الْمَذَرِسَةِ -

فعل صحیح اور معتدل

تعریف :-

فعل صحیح وہ ہوتا ہے جس

کے صرف اصلیہ (یعنی مادہ کے تین راجار
صرف) میں کوئی صرف علت (ا، و، ی)
شامل نہ ہو۔

مثالیں :-

کتَ اس نے لکھا

درسَ اس نے لیڑھا

جلسَ وہ بیٹھا

قرآنَ اس نے کھولا

فرَبَ اس نے مارا

اقسام فعل صحیح :-

فعل صحیح تین اقسام کا

ہوتا ہے۔

1 - سالم ایسا فعل جس میں کوئی لمحہ یا مشدد
 صرف نہ ہو۔ کتبَ، لفَتَرَ

2 - چھوڑ ایسا فعل جس میں لمحہ (ع) ہو۔

اُقلَ، سَأَلَ، قَرَأَ

3 - ایسا فعل جس میں دو صرف ایک جیسے ہوں
(یعنی تکرار ہو)۔

حَدَّ، شَدَّ، لَدَّ

فعل معتل

تعریف :-

وہ جمل کے کسی ایک بارہ
نیادہ حروف اور ایک میں صرف، علّت۔
(ا، و، ی) شامل ہو، فعل معتل کیہا جائے
الف، واؤ، یاء، نہیں حروف
کھڑوں کیہا جیں، اسی لیے جب یہ کسی فعل
کے لئے آتیں تو وہ فعل "معتل" ہو جاتا ہے۔
کیونکہ اس کی تصریف، میں ترددیاں آتیں
ہیں۔

اقسام فعل معتل :-

فعل معتل کی چار بڑی

اقسامیں، ان کا اختصار اس بارہ پر ہوتا

ہے کہ صرف، علّت، کہاں آریا یہ ہے:-

1- مثال جس، یہلا صرف، علّت ہو۔

مثالیں، جیسے وَ قَدْ اس نے باما - یَتَّسَرَ آسان ہوا

2- احوف جس دریاں کا صرف، علّت ہو۔

قال اس نے کہا - باغ اس نے بیجا

3- ناقص جب، آخری، علّت ہو۔

4- دعما اس نے بلایا - رَقِي، اس نے بھینکا

لفیف جب دو ماں تین صرف، علّت ایک ہے

فعل میں ہے۔ جیسے قُویٰ وہ مفبوط ہوا

وَجَنَّ اس نے سمجھا

فعل معتل کی تعریف (یعنی ایف بنانا) .
 نسبتاً بحیدہ ہوتا ہے کیونکہ درف علت
 آخر تبدیل ہو جاتا ہے، حرف ہو جاتا ہے
 یا سی اور حرف میں بدل جاتا ہے اس
 لیے یہ کھوڑا مشتمل ہوتا ہے

• الفہارٹ بارزہ •

• تعریف نہ •

۹۰ فہائر جو جملے میں اگ اور
 ظالیر صورت میں آتے ہیں یعنی
 انہیں پاسانی دیکھا یا یہاں جا سکتا ہے
 انہیں فہائر بارزہ یا ظالیر فہائر کہتے ہیں
 یہ فہاٹ جملے میں واضح طور پر ظالیر
 ہوتے ہیں اور اسم اور فعل سے اگ
 لفظ کی صورت میں آتے ہیں۔
 یہ فہائر یا تو منفصل (اگ) ہوتے ہیں
 یا منفصل (کسی لفظ کے ساتھ بڑھ کر ہوئے)۔

• فہادر منفصل نہ •

یہ فہائر عام طور پر صفتیاء
 یا مفعول کے طور پر آتے ہیں۔
 میں
 ہم دونوں ہم سب
 جیسے نہ آنا
 لکھنُ

مُو هُمَا هُنَّ [خاںب
هُمَا هُنَّ]

آئَت آنِہا آئُسْ [حافہ
آنِہا آئُسْ]

ضمیر متعلق فی

لہ ضمیر اسم، فعل یا صرف
کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

هُمَا [مُؤنث مُذکور مُذكر مُفعول]

اسم فاعل

اسم فاعل اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی کام
کو کرنے والے (فاعل) کے لئے استعمال ہوتا ہے
لیکن جو کسی فعل کو ایسا کام دین والے کے لئے
بولا جائے۔

جیسے:

کَاتِب → کاتب (لکھنے والا)

نَاقِر → ناقر (مدد کرنے والا)

فَارِب → فارب (مارنے والا)

اسم فاعل بنانے کا قاعدہ :

(باب نہالی مجرد)

لیکن فعل کے تینوں صروف اعلانیہ کو رکھتے ہوئے

فعل کے وزن فَعْلٌ سے اسم فاعل فَاعِلٌ

کے وزن لی بنتا ہے

مثال :-

جَسَن سے جَاسِن (بیعْفُن وala)

سَمَع سے سَامِع (سَنَن وala)

تَعْرَف سے تَارِفَ (عَدَدَكَن وala)

(عَزِيز فیہ افعال سے)

اگر فعل عزیز فیہ ہو تو اسم فاعل مختلف
او زان لیتا ہے :-

مثال :-

أَلْرَقَم سے أَلْرَقْم (وزیر دینے والا)

عَلَيْم سے عُلَيْم (سلفانے والا)

قَاتِل سے قَاتِل (لڑنے والا)

عزیز فیہ افعال میں اسم فاعل عام طور

لی فُاعل یا اس جیسے او زان لیتا ہے

اسم فاعل کی حالتیں :-

مرفوع :- (فاعل ہوتو) جَاءَ تَارِفَ (عَدَدَگار آیا)

متھوب :- (تفھول ہوتو) رَأَيْشَ تَارِفَ (عَدَدَگار کو رینا)

محروم :- (صرف حاد کے بعد ہوتو) كَرِهُت

تَارِفَ (میں عَدَدَگار کے باس سے گزرنا)

• اسم مفعول

اسم مفعول ایسے ایم کو کہتے ہیں جو کہی
کام کا مفعول ہو۔ لیکن جس لیٹر کوئی
کام دیا گا ہو۔ سادھے الفاظ میں جس
لیڑھل واقع ہو رہا ہو، اسے ایم مفعول کہتے
ہیں۔

مثال :-

مُكْتَب (لکھا ہوا)

مُهْنَجْوَر (مدد کیا ہوا)

مُفْرُود (مار آیا)

مُفْرُود (پڑھا گیا)

• اسم مفعول بنانے کا طریقہ :-

(تلائی) خرد سے

وہیں صرف افعال کے لئے اسم مفعول کا وزن
مفعول ہوتا ہے۔

مثال :-

لَتَّبَ سے مُكْتَب (لکھا ہوا)

لَقَرَ سے مُهْنَجْوَر (مدد کیا ہوا)

قَرَبَ سے مُفْرُود (مار آیا)

قَرَاعَ سے مُفْرُود (پڑھا گیا)

مُزید فیم والے افعال سے اسم مفعول حموماً
مُفْعَلٌ یا مُفْاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

مثال :-

اکرم سے مُلکرَم (عزت دیا گیا)
علَم سے مُعْلَم (سکھایا گیا)
قاتل سے مُقاَتِل (لڑایا)

اسم مفعول کی حالتیں :-

اسم مفعول بھی اپنے جملوں میں استعمال کے لحاظ سے صرفیع، منقوب یا مجرور ہوتا ہے:

صرفیع :- الْمَلْتُوبُ وَالْفَرِجُ (کہا یا واصاف ہے)

منقوب :- رَأَيْتُ الْمَلْتُوبَ (میں نے کہا ہوا دیکھا)

مجرور :- حَرَذَتْ بِالْمَلْتُوبِ (میں کہا ہوئے

کے پاس سے گزرا)

اسم مفعول کھی کھی اپنے ساتھ فاعل یا نائب الفاعل لستا ہے:

جیسے :-

المَلْتُوبُ بِالْيَدِ وَالْفَرِجُ (بائپ سے کہا ہوا غیر ہے)
یہاں "بِالْيَدِ" نائب الفاعل ہے

صیغہ مبالغہ (الاسم مبالغہ)

اینچہ مبالغہ یا اسم مبالغہ ایسے اسم کو کہتے ہیں جو کسی کام کو کرنے والے فاعل زیادہ، بہت زیادہ یا اکیر معمول حد تک صفت یا عادت کو ظاہر کر لے۔

معنی:

ایم اسم فاعل کی ایک صفات آئندہ قسم یہ جو زیادتی، عادت یا شدت یا دلالت کر لے۔

اسم فاعل ہو رہی صیغہ مبالغہ میں فرق

اسم فاعل

اسم فاعل

بیپلو

کرنے والا

بہت زیادہ

عام دلالت

شدت اعلات

شدت یا عادت

کاٹ (کھنوڑا)

کٹا کرنا

کٹا

اوڑان :

اینچہ مبالغہ کے باعث مشہور اوڑان

ہیں۔

توڑا

نکار

قفال

بیوڈر

شکوڑ

قعنل

۔ 3 - **مُعْتَدِلٌ**

رَبِّيْكُمْ

عَلَيْكُمْ

مَهْذَادٌ

مَقْدَامٌ

۴۔ **مُعْكَالٌ**

حَزْرٌ

نَفْبٌ

۵۔ **مَعْلُوٌ**

صِيقَه مِيَالَقَه کا حَمَل :

صِيقَه مِيَالَقَه کَه فَعْل

کی جگہ کام کرتا ہے اور فاعل یا مفعول
کو حَسْبٍ کرتا ہے :
اللَّهُ تَعَالَى الذُّنُوبَ .

اللَّهُ أَنَا بُوْل کا بہت معاف کرنے والا ہے)
→ آذُنُوب مفعول ہے .

۔ **قرآن مجید صیل صیغہ میالقہ کا استعمال :**

قرآن مجید صیل متعدد مقامات لبر صیغہ مختلف
استعمال ہوا ہے :

كَلِيلٌ

لَوَابٌ

تَفَارٌ

سـ

اسْمَ تَقْبِيلٌ

اسْمَ تَقْبِيل اُنک ایسا ایسا اسْم یہ جو کسی چیز کی
دوسری چیز پر لبر لتری ظال لر کے

جب دو یا زیادہ جیزروں میں کمی ہے تو
جیزروں کا موالنہ کریا جائے، تو جس لفظ سے لے

پڑھ کا موالنہ کریا جائے، تو جس لفظ سے لے لے
ظالہ ہو، وہ اسی تفہیل کہلاتا ہے۔

۔ مثال :-

س عَلَمٌ (زیادہ علم والا)

س عَبْرٌ (سب سے بڑا)

حَسْنٌ سے أَحْسَنُ (سب سے اچھا)

تَعْرِفَ سے أَتَّهَرَفُ (سب سے تشریف)

۔ اسم تفہیل بناتے کا قاعدہ :-

اسم تفہیل کا وزن

آفْعَلُ ہوتا ہے، مذکور کے لیے۔

۔ شدراوظ :-

فعل ثلاثی مجرد ہو۔

فعل لازم ہو۔

فعل صحیح ہو۔

فعل قابل تفہیل ہو۔

۔ مونث اور جمع کی صورتیں :-

مذکروں آفْعَلُونَ

مونث واحد فُعْلَى

مذکر جمع آفْعَلُونَ

وسم تفہیل کے استعمال کی صورتیں :-

وسم تفہیل

درج ذیل صورتوں میں استعمال ہوتا ہے:

وسم تفہیل صفائح یوں اسٹھال ہوتا ہے۔

وسم تفہیل معرفہ بہمن کے ساتھ استھال ہوتا ہے۔

وسم تفہیل مطلق نکرہ یوکر یعنی استھال ہوتا ہے۔

~~حصہ~~

• الاستثناء

الاستثناء لغوی معنی ہے "نقال دینا" یا "علیحدہ کرنا"

اعظلاج میں الاستثناء ایک ایسا اسلوب

ہے جس میں کسی عام حکم سے کسی خصوص

چیز کو نکالا جاتا ہے۔

جب یہ کہتے ہیں :

جب عدم کہتے ہیں:

" تمام طلباں حافظہ سوالی علی کے -"

کوئی ایک حکم الاستثناء ہے اور علی مستثنی لے۔

- حملہ الاستثناء کے اجزاء :-

مستثنی منہ - جس میں لکھا جائیا ہے:

اداء الاستثناء - الاستثناء کا صرف - جسے بالا

مستثنی - وہ چیز جو مستثنی ہے -

طريق الاستشارة

ترجمہ

سوالیہ مگر

غیر

رسوا

توبوی

مکمل اعلان کرنا

روآن

ریال کس سوالی

دریا، خدا، خوارث

اقسام استشارة :

تام خشبت : (مکمل اور مثبت) .

وہ جملہ جس میں عستی عزیز موجود ہو اور

جملہ مثبت ہو -

جیسے: جاءَ الْقَوْمُ الْأَزِيدُ -

وہ دلچسپی عذاب ہو گا -

تام منفی : (تمام اور منفی)

وہ دلچسپی عزیز موجود نہ ہو اور جملہ منفی ہو -

جیسے: لَا جَاءَ الْقَوْمُ الْأَزِيدُ -

ہر ان عستی عزیز نہ ہو سکتا ہے اگر اس عستی

کا نہیں علاج ہائے -

ناقص منفی : (ناقص اور منفی)

وہ دلچسپی ہر چیز موجود نہ ہو اور جملہ منفی ہو -

جیسے: لَا جَاءَ الْأَزِيدُ -

قرآن سے مثال نمبر ۱

فَتَرَكَ أَهْلَهُ إِلَّا قَلِيلًا - فَنَهَمْ
سوائی

(بیوں الیوں نے اس میں سوائی سا ان میں سے

چھو کیا

"إِلَّا" حرف الاستثناء "قَلِيلًا" مستحب منقوب

مثال نمبر ۲

حَفَرَ أَرْطَالَهُ إِلَّا خَالِدًا

(عاصم طلباء طافہر یہونج سوائی خالد کے)

مستحب، منکر - آرٹال

ادارہ الاستثناء - إِلَّا

منکر - خالد

قَاتِلٌ، أَقْيُوفٌ إِلَّا طَفْلٌ

(ہماون نے کچھ لہیں کھایا سوائی یہک تک کہنا

مستحب، منکر - أَقْيُوفٌ

ادارہ الاستثناء - إِلَّا

منکر - طفل

• التمييز

التمييز اُنک ایسا اسم ہے جو جملے میں کسی اہم را خرفا و خصیت کو دور کرتا ہے۔ لیکن اسہم یہی متمیز ہوتا ہے اس کا تواریخیں جیسے کی وفاہت یا تخفیف کرنا ہوتا ہے۔

• التمييز کی اقسام

1 - التمييز الذات

لیکن وہ تمیز ہے جو سبھی میں اسکی وفاہت کرتا ہے، جیسے مقدار، وزن یا تعداد۔

مثالیں :-

استریٹ عشر میں آتا ہے۔

(میں نے بیس سالاں خریدی ہے۔)

"کٹائی" تمیز ہے جو "عشرین" کی وفاہت کر رہا ہے۔

جیسا "خمسون" جیسا "ستون"۔

(میرے پاس چاس پاؤڑ ہیں۔)

"حیثیاً" تمیز ہے جو "خمسون" کی وفاہت کر رہا ہے۔

2 - التمييز النسبة

لیکن وہ تمیز ہے جو بورے جملے کی وفاہت کرتا ہے، خاص طور پر جس فعل یا لفظ سے کوئی اہم ہو۔

مثالیں:

تَقْبَتْ زِيدُ عَرْقَا -

(زید لیسے سے شرالور ہو گیا)

"عَرْقَا" تَمَيِّز ہے جو وفات کر رہا ہے
کہ زد سے چیز سے شرالور ہوا ۔

طَابَ مُحَمَّدٌ لَفْسًا -

(محمد کا دل خوش ہوا ۔)

"لَفْسًا" تَمَيِّز ہے جو وفات کر رہا ہے
کہ محمد کا کیا خوش ہوا ۔

التمییز کے استعمال کے قواعد:

تمییز ہمیشہ ہنفیوب ہوتا ہے ۔

یہ اسم نکرہ ہوتا ہے ۔

تمییز کا مقصد حملے میں اسی الہام کو
دور کرنا ہوتا ہے ۔

قرآن مجید سے مثال:

وَ قَرَرَنَا الْأَرْضَ عَيْوَنَا -

(اور ہم نے زمین کو جسمول سے بھاڑ دیا ۔)

"عَيْوَنَا" تَمَيِّز ہے جو وفات کر رہا ہے کہ
زمین پر کہا کھوڑا ۔

• المنادى

المنادى وہ ایک یورتا یہ جسے بکارا جائے
یا جسے نہ خطاب کیا جائے۔ یہ عام طور
پر حرف نوٹ کے بعد آتا ہے۔

بَلَّغَ رَبُّهُ (اے زیدا)

• مثاليل

ما زید اصلح الی الترس -

(اے زید اصلح سنتو)

نَا " حرف ندا -

لَيْلَةٌ " منادی مفرد، معرف، عرفونع -

بَأَطْلَقَتْ دَلِيلُ دَرْقَسَكَ -

(دے طالقم ایں اساق دیہا -)

طَلِيلٌ تَرَهُ میں لیکن عین قاطب میں اسے

میں عرفونع آتا ہے۔

بَاعْتَادَ اللَّهُمَّ إِنِّي لِلَّهِ

(اے اللہ کے یندو! اللہ سے ڈرو -)

لَهُ " علفوب میں کیونکہ یہ اللہ کامفنا فیں

اہم حروف تدا :

استھا

عام خطا ب کے لئے

بعد کے لئے

تجب تعلیم کے لئے

لوگ یا انسوں کے لئے

حروف تدا

یا

آیا، هما

آئی

وا

قرآن محمد سے مثال :

سَا اسْهَمَا الَّذِينَ آمَنُوا -

(الْمَدْحُونُونَ)

"سَا" حرف تدا، "لکھا" منادی اور "الَّذِينَ آمَنُوا" اس کی صفت ہے۔

سَا مُو سَى -

(الْمَدْحُونُونَ)

"موسیٰ" منادی معرفہ مفرد ہے، لہذا مرفوع ہے۔

اہم لفاظات :-

منادی یعنی آفرز جملے کا فحاطب ہوتا ہے۔

صناڑی کا اعراب اس کی قسم پر متحرر ہوتا ہے۔

اگر منادی کے بعد آیہا / آیتھا آئے تو یہ تبیر

و تعلیم کے لئے ہوتا ہے۔

• الممنوع من القرف •

الممنوع من القرف وہ اسم ہوتا ہے جو
تنویں قبول نہیں کرتا اور جر کی حالت
میں (زیر) (-) کے بجائے (زیر) (=) لیتا
لیے، آگر اس سے پہلے (آل) اور
(افتراض) نہ ہو۔

• صرف کا مطلب : •

"صرف" کا مطلب ہے : اسم کو تنویں
دینا اور تین حالتون (رفع، نسب، بیر)
میں مکمل اعراب دینا۔
اور "ممنوع من القرف" وہ اسم ہے جس سے
مکمل تصریف (اعراب) نہیں جائے۔

• الممنوع من القرف کی علامات : •

- تنویں نہیں آتا -

- جر (خنفس) میں نیر کے بجائے زیر آتا ہے -

آخر "الممنوع من القرف" معروف (ال) ابا مهاف
یو جائے تو بھر زیر آئے گا اور تنویں بھی
یوسکتی ہے۔

ذَهَبْتُ إِلَى صَاحِبِ الْكِتَابِ -

→ مساجد = ممنوع من القرف ، زیر آیا -

ذَهَبَ إِلَى الْمَسَاجِدِ الْأَبْيَرَةِ -

→ المساجد = اب هنرفم یوگا، اس لئے لکر کیا -

مثالیں :

هَرَدَتْ بِالْبَرَاهِيمِ -

ذَهَبَ إِلَى السَّمَاءِ -

حَادَ لِعَقُوبَ -

→ البراهیم، السماءِ اور یعقوب سب
محی اعلام ہیں، اس لیے ممنوع اور مجرور
دونوں حالتوں میں زیر آتا ہے، تنوں نہیں -

زُرْتَ فَاطِمَةً -

سَلَّمَتْ عَلَى زَيْنَتْ -

→ "فَاطِمَةٌ" ، "زَيْنَتْ" یہ ہونٹ اعلام ہیں -

اس لیے ممنوع من القرف ہیں -

قرآن مجید سے مثال :

خُلُوْبُهُمْ كَرَضُ فَرَادُهُمُ اللَّهُ كَرِفَنَا

→ "کرِفَنَا" = ممنوع من القرف (کیونکہ

وزن " فعل " ہے اور ہونٹ بھی آتا ہے)